کشمیری زبان میں قرآنِ حکیم کے تراجم کا جائزہ

خواجہ زاہد عزیز
(لیکچرار) شعبہ کشمیریات جامعہ پنجاب لاہور

Abstract

The article is about "Translations of the Holy Quran in Kashmiri Language". Kashmir which is known as "A Paradise on the Earth" became a homeland of Islam without much bloodshed. Islam spread hroughout the length and breadth of the valley by peaceful Preachings and lucid Persuasions of missionaries who came from Hamdan and other Parts of persia.The first Islamic Government established in Kashmir in 1339 A.C. The great King of Islamic Government of Kashmir established Quran Colleges and translation bureaus to spread the message of thethe Holy Quran in the valley. The Holy Quran is a sacred Book of the Muslims and it has been translated more than one hundred Languages of the world. Among these Languages, Kashmiri Language is one. The first attempt of translation of the Holy Quran has been made by Hazrat Mir Syed Sana-Ullah Kariri, who translated 29th para of the Holy Quran in Kashmiri Language. Other attempts have been made by Molvi Muhammad Subhan, Molvi Yayah, Ghulam Mohi-ud-Din Shah Nihal Puri, Molvi Yousaf Shah, pir Ghulam Muhammad Hanfi, Molvi Ahmed

Maqbool, Mula Ahmed Mahr, Molvi Noord Din Qari, Molvi Ahmed Shah, Pandit Rahna, Ali Shah, Lal Muhammad Khan Zakhmi, Ali Jalal Din Bukhari, Molvi Mustafa Hussain Ansari and Mufti Zia-ul-Haq. All these are religious Scholars of Kashmir and their works are not available in azad Kashmir and Pakistan. Only the works of Mufti Zia-ul-Haq and Mulvi Yousaf Shah are Available in Kashmiryat Department, university of the Punjab, Lahore.

کشمیر جنت نظیر اپنی تر و تازگی، شادابی اور دیگر محاسن کی وجہ سے تمام دنیا میں مشہور و معروف ہے۔اور شعراء ان خصوصیات کی بناء پر اس کی تعریف میں ہمیشہ رطب اللسان رہے ہیں۔ ہر زمانے میں دور دور سے سیاح یہاں آکر اپنی تفریح کا سامان بھی حاصل کرتے رہے ہیں۔دنیا والے اس کی ظاہری دلفریبی ورعنائی پر عش عش کر رہے ہیں۔لیکن اہل باطن کے لیے بھی یہاں اطمینان وسکون قلب کا سامان موجود ہے ۔ بہت سے اللہ والے اس سرزمین میں محوخواب ہیں جنہوں نے کشمیر میں ہدایت کی قندیلیں روشن کیں اور لوگوں کو تصوف وسلوک کے راستے بتائے اور کشمیر میں اسلام پھیلانے کے لیے اس طرح کام کیا کہ کشمیری مسلمان صحیح معنوں میں مسلمان کہلانے کے مستحق ہوے۔اسلام کی اشاعت سے پہلے کشمیر میں ناگ مت، ہندو دھرم، بدھ مت اور شیو مت کے مذہبی و روحانی افکار و تصورات مروج تھے۔عرصہ دراز تک کشمیر جنت نظیر مختلف مذاہب کی آماجگاہ رہنے کے بعد اسلام کی روشنی سے منور ہوئی۔کشمیر وہ خطہ ہے جس کی نسبت یہ کہنا بجا ہے کہ اس کو مسلمان بادشاہوں کی تلواروں اور تدبیروں نے نہیں بلکہ مسلمان عالموں اور درویشوں کی تاثیروں نے فتح کیا۔سلطان محمود غزنوی جس نے ہندوستان پر سترہ حملے کیے اور سب میں کامیاب رہا،لیکن کشمیر پر اس نے دو حملے کیے لیکن اسے کامیابی نہ ہوئی۔کشمیر میں اشاعت اسلام کا سارا کام ایران اور ترکستان کے بزرگان دین کے ہاتھوں ہوا.

پریم ناتھ بزاز لکھتے ہیں:

The muslim rule was established in Kashmir without much bloodshed so was Islam Spread throughout the lenght and breadth of the valley by peaceful preachings and lucid persuasions of missionaries who came from Hamdan and other partd of persia.(1)

کشمیر میں مسلم حکمرانی کا آغاز باقاعدہ طور پر 1339ء میں ہوا۔ اور پہلے مسلمان خاندان کی بنیاد شاہ میر المعروف سلطان شمس الدین نے رکھی۔ پہلے شاہ میری خاندان نے ایسے ایسے عظیم سپوت پیدا کیے جنہوں نے قرآن کی تعلیمات کو کشمیر میں پھیلانے کے لیے ایک اہم کردار ادا کیا۔ سلطان شہاب الدین نے قرآن کو فروغ دینے کے لیے ادارہ ''مدرسة القرآن'' کے نام سے قائم کیا۔ پریم ناتھ بزاز لکھتے ہیں:

Sultan Shahab-ud-Din established the first Madrastul-Quran, a College for the Study of the Quran.(2)

شاہ میری خاندان کے ایک چشم و چراغ زین العابدین المعروف بڈشاہ نے کشمیر کو علم و ادب کے میدان میں بام عروج بخشا۔ زین العابدین علم و ادب سے تعلق رکھنے والوں کا قدردان تھا۔ اس نے کشمیر میں ایک دار الترجمہ کا قیام بھی عمل میں لایا۔ جس میں عربی، سنسکرت اور دوسری زبانوں کی کتابوں کا کشمیری اور فارسی میں ترجمہ کیا جاتا تھا۔ جی ایم ڈی صوفی لکھتے ہیں:

A translation burean was also established under the auspices of the University. it was here that books were translated from arabic and Saskrit into Persian and Kashmiri.(3)

زین العابدین کے عہد میں دار الترجمہ کا شعبہ عربی اور سنسکرت کی کتابوں کو کشمیری اور

فارسی زبان میں تبدیل کرتا تھا۔ اسی دارالترجمہ میں کشمیری زبان میں قرآن پاک کا ترجمہ بھی کیا گیا۔ جس کا مواد اب موجود نہیں ہے۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں۔

''انجیل مقدس کا ترجمہ کشمیری زبان میں کرنے کے علاوہ قرآن مجید کا ترجمہ کشمیری زبان میں بھی کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اندازہ ہے کہ یہ کوشش بڈ شاہ صاحب کے دور میں کی گئی ہوگی ممکن ہے کہ یہ کوشش کامیاب بھی ہوئی ہوگی لیکن اس کے متعلق کوئی سراغ نہیں ملتا۔''(4)

شاہ میری خاندان کے زوال کے بعد کشمیر میں چک خاندان کو عروج حاصل ہوا۔ چک جن کی رگوں میں کشمیریت رچی بسی تھی۔ جنہوں نے کشمیر کو متعدد مرتبہ اغیار کے حملوں سے بچایا۔ ان کے دور میں بھی قرآن حکیم کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''چک عہد میں مُلا احمد مہر صاحب نے قرآن پاک کی کشمیری میں تفسیر لکھی تھی۔ جس کا نسخہ قلمی شکل میں موجود تھا اس کے بعد بھی اس ضمن میں مزید کوششیں کی گئی ہیں۔(5)

ایسٹ انڈیا کمپنی برصغیر میں تجارت کی غرض سے آئی تھی۔ لیکن آہستہ آہستہ انہوں نے برصغیر پر قبضہ کر لیا اور ہمیشہ کے لیے برصغیر کو اپنی جاگیر سمجھنے لگے۔ برصغیر پر حکمرانی کے لیے وہاں کی مقامی زبانوں کا سیکھنا انگریزوں کے لیے بہت ضروری تھا۔ اس مشن کی تکمیل کے لیے 1800ء میں فورٹ ولیم کالج کی بنیاد ڈالی گئی۔ جس میں برصغیر کی اہم زبانیں سکھائی جاتی تھیں۔ ان زبانوں میں ایک مقامی زبان کشمیری بھی تھی جس کو عیسائی مبلغین نے اپنے مذہب کی تبلیغ کے لیے استعمال کیا۔ عیسائیوں نے انجیل مقدس کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا۔

مشعل سلطانپوری

''کشمیری زبان میں عیسائیوں کی تبلیغی کوششیں 1821ء سے شروع ہوئیں۔ یہ وہ وقت تھا جب عیسائیوں کی مقدس الہامی کتاب انجیل کے ایک اہم حصے کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا گیا۔ یہ ترجمہ

کرانے والی ایجنسی کا نام "سری رام پور ایجنسی" تھا۔(6)

کشمیر پر مختلف ادوار میں مختلف حکمرانوں نے حکومت کی ہے۔ انگریز جب برصغیر میں آیا تو اس وقت کشمیر پر سکھ حکمرانی کر رہے تھے۔ ان کی حکومت کے دوران ہی عیسائیوں نے اپنے مذہب کی تبلیغ کا کام جاری رکھا اور انجیل مقدس کے مزید کشمیری زبان میں تراجم کیے گئے۔ ڈاکٹر محمد یوسف بخاری لکھتے ہیں:

"یہ وہ زمانہ تھا جب کشمیر کے حکمران سکھ تھے۔ ان ہی کی حکومت کے دوران انجیل مقدس کے کشمیری زبان میں ترجمے کے مزید دو ایڈیشن 1827ء اور 1832ء میں چھاپے گئے۔ یہ تینوں شاردا رسم الخط میں چھاپے گئے۔"(7)

کشمیر میں اسلام حملہ آوروں کے زور اور زبردستی سے نہیں بلکہ مرحلہ وار تبلیغ کے نتیجہ میں پھیلا۔ یہ ان ہی بزرگانِ دین کی فیوض و برکات کا نتیجہ تھا کہ وادی کشمیر میں توحید و رسالت کا پرچار ہوا۔ انگریز مبلغین نے چونکہ کشمیری زبان کو اپنی مذہبی تشہیر کا ذریعہ بنالیا تھا۔ اور وہ کشمیریوں کی اس زبان کے ذریعے انجیل مقدس کا پیغام بآسانی پہنچا رہے تھے۔ چونکہ کشمیر میں اسلام کا پرچار امن و آشتی کے ذریعے ہوا۔ اس لیے بزرگانِ دین نے کشمیر کی مقامی زبان کشمیری میں قرآن مقدس کا ترجمہ کرنے کا آغاز کیا۔ سید محمد ضیاء الحق بخاری لکھتے ہیں۔

"ہمارے اسلاف 700ھ میں تبلیغ اسلام کے لیے کشمیر آئے۔ اور ہمارے اسلاف میں سے ہی حضرت میر سید ثناء اللہ صاحب کریریؒ نے پارہ "تبٰرك الذی" (29واں پارہ) کا کشمیری زبان میں 1260ھ میں ترجمہ کر کے بنیاد ڈالی تھی"۔(8)

قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کا کام بعد میں آنے والے بزرگانِ دین کے ذریعے بھی جاری و ساری رہا۔ اسی سلسلہ کو آگے بڑھانے کی ایک کوشش حضرت مولانا محمد سبحان نام کے

ایک بزرگ نے بھی کی ہے۔انہوں نے قرآن مجید کا مکمل طور پر کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''مگر کہا جاتا ہے کہ قرآن مجید کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوششیں 1873ء سے قبل ہی شروع ہو چکی تھیں ۔مولوی محمد سبحان نامی ایک بزرگ نے پورے قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا تھا۔سبحان صاحب کشمیری تھے جو کہ بعد میں عرب میں(مکہ یا مدینہ شریف) آباد ہو گئے تھے۔یہ ترجمہ انہوں نے وہیں پر لکھا تھا جس کی خبر کسی کو نہ تھی۔ جب پنڈت جواہر لعل نہرو ہندوستان کے پہلے وزیر اعظم عرب کے دورے پر گئے۔وہاں پر یہ قرآن پاک یہ کہہ کر انہیں تحفہ میں دیا گیا کہ یہ کسی اور زبان میں ہے لہٰذا آپ اسے ساتھ لے جائیں ۔وہ اسے اپنے ساتھ ہندوستان لے آئے۔فارسی رسم الخط دیکھ کر اسے عثمانیہ یونیورسٹی حیدرآباد کے دارالترجمہ میں بھیجا گیا۔اور حیدرآباد سے بخشی غلام محمد کے ذریعے اس کی فوٹو سٹیٹ کشمیر پہنچی یہ مسودہ کلچرا کیڈمی سری نگر میں موجود ہے۔''(9)

کشمیر میں دین اسلام کی سر بلندی کا سہرا بزرگان دین کے سر ہے۔انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو ہر خاص و عام تک پہنچانے کے لیے وہاں کی مقامی کشمیری زبان کا سہارا لیا۔اس سلسلہ کی ایک اور کوشش میر واعظ کشمیر مولوی یحیٰ صاحب نے بھی کی ہے۔مولانا کا خاندان اپنے روحانی فیض کی وجہ سے وادی کشمیر میں غیر معمولی اثر و رسوخ رکھتا تھا۔اس خاندان نے وادیٔ کشمیر میں مسلمانوں کی دینی،روحانی اور فکری راہنمائی کے لیے گرانقدر خدمات سرانجام دیں۔ترلوک ناتھ رینا لکھتے ہیں:

During this period also appeared Molvi Yahaya's Tafseer-i-Quran and Noor Din Qari's Masaayil, both expounding Islamic Tenets and the style in which they were written gives evidence of the prose being heavily stilted and of ornate persian diction.(10)

اس کے علاوہ میر واعظ مولوی یحیٰ صاحب نے قرآن کریم کے تیسویں پارے کا با محاورہ

ترجمہ بھی کیا ہے۔ اکیمیلڈ ن احسانگلو لکھتے ہیں:

Molvi Yahaya Translated 30th para of the Holy Quran in Kashmiri Language entitled "Nural-Vyun Fi tardjamat Amma yatasa Alun. This work published in 1305 A.H/ 1887 A.D.(11)

مولوی یحیٰ کا خاندان چونکہ کشمیر میں روحانی فیض کی وجہ سے خاصی شہرت رکھتا ہے۔ اس لیے مولانا نے دین کی خدمت کے لیے اپنی زندگی کو وقف کر دیا تھا اور یہ ان کا دین سے لگاؤ یہ تھا کہ انہوں نے قرآن کی تعلیمات کو ہر کشمیری تک پہنچانے کے لیے اس کے پیغام کو وہاں مقامی کشمیری زبان میں تبدیل کیا۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''مولوی محمد یحیٰ صاحب نے سورہ فاتحہ، سورہ اخلاص، آیت الکرسی، سورہ یوسف اور تیسویں پارے کی تفاسیر کشمیری زبان میں لکھی ہیں۔''(12)

بزرگان دین نے کشمیر میں اشاعت اسلام کے لیے قرآنی تعلیمات ہی کو ذریعہ اظہار بنایا۔ یہی وجہ تھی کہ اسلام کشمیر میں بہت تیزی سے پھیلا اور بالخصوص کشمیر کی مقامی زبان کشمیری میں قرآن حکیم کے تراجم کر کے لوگوں کو قرآن کے رموز واوقاف سے صحیح معنوں میں واقفیت کروائی۔ غلام نبی خیال اور اوتار کرشن رہبر لکھتے ہیں:

''قرآن کریم کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی اس سے پہلے بھی بہت زیادہ کوششیں کی گئی ہیں۔ مولوی احمد شاہ جامعی صاحب نے قرآن مجید کے ایک حصے کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا ہے''(13)

علما کرام اور بزرگان دین کی عملی کاوشوں کا ہی نتیجہ تھا کہ کشمیری عوام اسلام کی تعلیمات سے آشنا ہوئی۔ اور وہاں کے مقامی پڑھے لکھے طبقے کے اندر بھی قرآن کو سیکھنے کی خواہش پیدا ہوئی۔ قرآن پاک کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش اسلامیہ ہائی سکول سرینگر کے سابق صدر معلم نے بھی

کی۔ مشعل سلطان پوری لکھتے ہیں:

''اسلامیہ ہائی سکول سرینگر کے سابق صدر معلم جناب غلام محی الدین خان صاحب نہال پوری نے سارے قرآن مجید کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا تھا۔ جسے شائع کرنے کی علما کرام نے اجازت نہیں دی تھی''(14)

کشمیری زبان کو ذریعہ اظہار بنا کر نہ صرف قرآن پاک کے تراجم کیے گئے بلکہ تفسیر لکھنے کی طرف بھی توجہ دی گئی تاکہ قرآن پاک صحیح معنوں میں وضاحت کے ساتھ سمجھا جا سکے۔ اس ضمن میں بھی علما کرام نے کاوشیں کیں۔ ایک کوشش میر واعظ مولوی یوسف شاہ صاحب نے بھی کی ہے۔ آپ نے اپنی ابتدائی تعلیم اپنے والد محترم اور سرینگر کے علما سے حاصل کی۔ بعد ازاں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہو گئے۔ دیوبند سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد وادی کشمیر میں واپس آ کر دینی خدمات سرانجام دینے لگے۔ غلام نبی خیال اور اوتار کرشن رہبر لکھتے ہیں:

''اس کے بعد میر واعظ مولوی یوسف شاہ صاحب نے ''عَـــم'' پارہ (30واں) کو دوبارہ مزید تفسیر کی وضاحت کے ساتھ، معانی و مفہوم بتاتے ہوئے اور معترضین کے اعتراضوں کے جوابات کے ساتھ شائع کیا جو کہ آج تک موجود ہے۔''(15)

قرآن مجید کے 30ویں پارہ (عَم) کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کا طریقہ میر واعظ کشمیر مولانا محمد یحیٰ صاحب نے متعارف کروایا تھا۔ تاکہ عام لوگ اور بالخصوص مساجد کے امام صاحبان 30ویں پارے کی چھوٹی سورتوں کو یاد بھی کر لیں اور دوران نماز ترجمہ بھی ان کے ذہن میں رہے۔ مولانا کی شروع ہی سے خواہش تھی کہ وہ پورے قرآن پاک کا ترجمہ کشمیری زبان میں کریں۔ اس سلسلے میں کچھ کام شروع کیا تھا، مگر پاکستان ہجرت کرنے کے بعد اس ادھورے کام کو پاکستان ہی میں آ کر پایہ تکمیل تک پہنچایا۔ تری لوک ناتھ رینا لکھتے ہیں:

Mir Waiz Molvi Yusuf Shah Translated the Quran in the second and Third

decades of this century. The Book was publidhed in Muzaffarabad, where the Molvi had migrated after the partition.(16)

میر واعظ مولانا یوسف شاہ 1947ء میں مسلم لیگی راہنماؤں سے ملنے پاکستان آئے تھے لیکن کشمیر پر قبائلی حملے کی وجہ سے واپس اپنے وطن نہ جاسکے۔آپ کشمیر کے سیاسی و مذہبی حلقوں میں ممتاز مقام رکھتے تھے۔پاکستان آنے سے قبل آپ نے قرآن پاک کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کے کام آغاز کردیا تھا۔کافی حصہ کا کام کر چکے تھے،لیکن واپسی نہ ہونے کے سبب کام ادھورا ہی رہ گیا۔لیکن پاکستان کے اندر کچھ احباب کی خصوصی درخواست پر اور بالخصوص مشتاق گورمانی (وزیر امور کشمیر) کی تجویز پر اس ادھورے کام کو دوبارہ شروع کیا۔مولانا یوسف شاہ لکھتے ہیں:

''اس طرح میں نے سارے قرآن پاک کا ترجمہ کشمیری زبان میں صفر المظفر کے مہینہ میں خدا کے فضل و کرم کے ساتھ پایہ تکمیل تک پہنچایا۔اس کام میں ایک ماہ اور سات دن لگے۔اس کے ترجمے کی پہلی جلد 1973ء میں علی محمد بک سیلر حبہ کدل نے چھاپی۔''(17)

قرآن مجید کی تعلیمات پر عمل پیرا ہو کر انسان صحیح سچا اور کامل انسان بنتا ہے۔قرآن پاک ہی کی تعلیمات کو ذریعہ اظہار بنا کر کشمیری علما و بزرگان دین نے لوگوں کے اندر دین سے متعلق شعور اور آگہی اجاگر کی۔ان ترجمہ شدہ قرآن مجید کی بدولت نہ صرف کشمیر کا پڑھا لکھا طبقہ بلکہ ان پڑھ طبقہ جو کہ کشمیری زبان سے واقف تھا وہ بھی مستفید ہوا۔مشعل سلطانپوری لکھتے ہیں:

''پیر غلام محمد حنفی سوپوری صاحب نے بھی قرآن مجید کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی تھی۔میں نے ان کے کتب خانے کا جائزہ لیا۔وہ ایک اچھے شاعر بھی تھے۔وہ اپنی دو لکھی ہوئی کتابوں میں اپنے آپ کو مفسر قرآن بھی لکھتے ہیں''۔(18)

کشمیری زبان میں قرآن مجید کا مکمل ترجمہ غلام محی الدین خان صاحب نے بھی کیا ہے۔تری لوک ناتھ رینا لکھتے ہیں:

There were earlier attempts too made in this field by Ghulam Mohi-ud-Din, Head master of the Islamia Schooland Molvi Ahmed Shah Jami, but they were never published.(19)

اس کے بعد بھی اور بہت زیادہ کوششیں کی گئیں لیکن ان کے نسخہ جات وادی کشمیر (بھارت) میں ہونے کی وجہ سے دسترس سے باہر ہیں۔ کشمیر چونکہ مختلف قومیتوں کی آماجگاہ ہے اور وہاں پر مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب کے لوگ بھی آباد ہیں۔ قرآن کریم کے ترجمہ کے حوالے سے پنڈتوں کی کاوشوں کو بھی نظر انداز نہیں کی جاسکتا۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''پنڈت رعنا نے بھی قرآن مجید کا ترجمہ کشمیری زبان میں کیا ہے۔ اس کے علاوہ ڈنگر پورہ سوپور کے پیر غلام احمد شاہ صاحب نے بھی سورہ فاتحہ، سورہ ملک، سورہ نور اور سورہ قلم کا کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے۔''(20)

قرآن پاک کی تعلیمات کو ہر پڑھے لکھے اور ان پڑھ کشمیری تک پہنچانے کے لیے کشمیر کے مقامی علما اور دانشوروں نے کشمیری زبان کا سہارا لیا۔ اور کشمیری زبان میں قرآن حکیم کے تراجم کرنے کی کوششوں کو جاری رکھا۔ پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''ہندواڑہ کے علی شاہ صاحب نے بھی قرآن شریف کے چودہ سپاروں کی کشمیری زبان میں تفسیر لکھی ہے۔ اس کے علاوہ مولوی نورالدین قاری صاحب نے، جو کہ گورنمنٹ ہائی سکول سرینگر کے ہیڈ ماسٹر بھی رہے ہیں، انہوں نے قرآن شریف کا کشمیری زبان میں ترجمہ اور تفسیر لکھنے کی بہترین کوشش کی ہے۔ ان کے لکھے ہوئے تیسویں پارے کی کشمیری زبان میں تفسیر 1345ء میں شائع ہوئی تھی۔ اس میں اس زمانے کے تمام تقاضوں کو پورا کیا گیا تھا۔ اس کے علاوہ مولوی احمد شاہ صاحب نے بھی قرآن شریف کا کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کی کوشش کی ہے۔ اس کام کو کرنے میں ان کے ساڑھے تین سال لگ گئے۔ اس کا اظہار انہوں نے اعتذار مترجم کے عنوان سے کیا ہے۔ قرآن پاک

کا یہ ترجمہ 1386ھ میں شائع ہوا تھا۔ یہ ترجمہ بھی لفظی تھا۔'' (21)

کشمیری زبان میں قرآن کریم میں تراجم کے حوالے سے مزید کوششیں بھی وہاں کے مقامی علمانے کی ہیں جو کہ تعریف کے قابل ہیں پروفیسر محی الدین حاجنی لکھتے ہیں:

''علی جلال الدین غازی نے ''تبیان الفرقان'' کے عنوان سے ''الٓمٓ'' پارہ کا ترجمہ وتفسیر کشمیری زبان میں لکھی۔ یہ ترجمہ اور تفسیر 1977ء میں چھپی یہ ترجمہ اور تفسیر انہوں نے شیعہ مسلک کے لیے لکھی تھی۔ اس کے علاوہ مولوی مصطفیٰ حسین انصاری صاحب نے بھی ''کشف الانیق فی الشرح قانون عتیق'' کے عنوان سے ''الٓمٓ'' پارہ کا ترجمہ وتفسیر کشمیری زبان میں لکھی جو کہ 1977ء میں چھپی۔ اور صفاپور کے لال محمد خان زخمی صاحب نے سورۃ یوسف کا مفہوم کشمیری زبان میں بیان کیا ہے۔'' (22)

اس کے علاوہ قرآن مجید کا مکمل طور پر کشمیری زبان میں ترجمہ حضرت مولانا محمد احمد مقبول سبحانیؒ صاحب نے کیا ہے۔ آپ دیوبند کے فارغ التحصیل تھے اور بہت بڑے مدرس اور عالم تھے۔ آپ کو عربی زبان پر کافی دسترس تھی۔ اور اسی قرآن مجید کی مکمل تفسیر مفتی سید محمد ضیاء الحق بخاریؒ نے لکھی ہے۔ مفتی سید محمد ضیاء الحق بخاریؒ لکھتے ہیں:

''حضرت مولانا محمد احمد مقبول سبحانیؒ ضلع اسلام آباد کشمیر کے رہنے والے تھے۔ عربی کے اس مایہ ناز عالم نے جو مدینہ منورہ میں حضورﷺ کے قدموں میں 40 سال سے قیام پذیر تھے۔ حضورﷺ کے قدموں میں بیٹھ کر جناب ڈاکٹر محمد حمید اللہ صاحب کے کہنے پر یہ ترجمہ کیا۔ یہ قرآن کریم کا اولین مکمل کشمیری ترجمہ ہے۔ اور اسی طرح جو تفسیر اس پر لکھی گئی ہے وہ بھی کشمیری زبان میں اولین ہے۔'' (23)

قرآن مجید جو مسلمانوں کی مقدس کتاب اور دین اسلام کی اساس ہے۔ عربی زبان میں ہے۔ خدا کی بے شمار قدرتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ دنیا کے انسانوں میں ایک ہی آدم وحوا سے پیدا ہونے کے باوجود ہزاروں زبانیں ہیں۔ ایک کا بولنے والا دوسری زبان کو بالکل نہیں سمجھ سکتا۔

اس وقت دنیا کی سو بھر زبانوں میں قرآن مجید کا کامل یا جزئی ترجمہ ہو چکا ہے۔ بہ کثرت زبانوں میں ایک سے زائد ترجمے موجود ہیں، قرآن مجید کی سورۃ فاتحہ کا پہلا ترجمہ حضرت سلمان فارسی نے فارسی زبان میں کیا تھا۔ مصر کے ممتاز فاضل فرید وجدی نے اپنی کتاب ''الادلة العلمية على جواز ترجمة معانی القرآن الی اللغات الاجنبية ''ص 85 میں اس کو ''النهاية البداية '' کے حوالے سے نقل کیا ہے۔ یہ قرآن مجید کا اگرچہ ناتمام لیکن اولین ترجمہ تھا اور صحابہ کے مقدس ہاتھوں انجام پایا تھا۔ اس کے بعد 127 ھ میں خلافت بنی امیہ کے اواخر میں شمالی افریقہ کی بربر زبان میں ترجمہ ہوا۔ اس کے کوئی سو سال بعد موسیٰ بن سیار الاسواری نے فارسی میں ترجمہ کر کے درس کا سلسلہ جاری کیا۔ قرآن مجید کے تراجم کا سلسلہ اب بھی جاری و ساری ہے۔ ہند کی زبانوں فارسی، اردو، سندھی، ہندی، پنجابی، ملتانی، پشتو، گورمکھی، تلنگی اور کشمیری میں بھی قرآن مجید کے تراجم ہو چکے ہیں۔ کشمیری زبان میں پہلا ترجمہ قرآنِ مجید کے 29 ویں پارہ کا ہوا ہے جو کہ میر سید ثناء اللہ صاحب کریریؒ نے کیا ہے۔ اس کے بعد قرآن کریم کو کشمیری زبان میں ترجمہ کرنے کا سلسلہ شروع ہوا، جس میں مولوی محمد سبحان، مولوی محمد یحییٰ، غلام محی الدین نہال پوری، مولوی یوسف شاہ، پیر غلام محمد حنفی سوپوری، علی شاہ، لال محمد خان زخمی، علی جلال الدین بخاری، مولوی مصطفیٰ حسین انصاری، مولوی احمد مہر، مولوی نور الدین قاری، مولوی احمد شاہ، پنڈت رعنا، مولانا محمد احمد مقبول سبحانی اور مفتی سید محمد ضیاء الحق شامل ہیں۔ یہ حضرات اعلیٰ پایہ کے مذہبی سکالر تھے۔ جنھوں نے صحابہ کرام کے جاری کردہ کام کو آگے بڑھانے میں دن رات محنت شاقہ سے کام کیا۔ یہ حضرات ماہر ترین عربی دان تھے جنھوں نے بہت بڑے مدارس سے اور اعلیٰ پایہ کے اساتذہ سے عربی کا علم سیکھا تھا چونکہ عربی زبان سے ناواقفیت کی وجہ سے تراجم کا کام پایہ تکمیل تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔ چونکہ ان تمام حضرات کا تعلق وادی کشمیر (بھارت) سے ہے اور ان کا کام آزاد کشمیر اور پاکستان میں ناپید ہے۔ چونکہ بھارت اور پاکستان کے کشیدہ حالات کی وجہ سے ان حضرات کے کام تک دسترس کافی مشکل کام ہے۔ البتہ مولانا محمد احمد مقبول سبحانی صاحب کا

ترجمہ شدہ قرآن مجید بزبان کشمیری انقلاب اور لوٹ مار کے دوران دکن میں محفوظ رہا اور وہاں سے کشمیر پہنچا۔ اور اس کے علاوہ مولانا یوسف شاہ صاحب کا فتح البیان کے عنوان سے قرآن پاک کا کشمیری ترجمہ بھی پاکستان میں پنجاب نیورسٹی کے شعبہ کشمیریات میں موجود ہے۔ المختصر یہ کہ تراجم کے حوالے سے حضرت سلمان فارسی نے جو ابتداء کی تھی۔ وہ جاری وساری ہے اور یہ سلسلہ ختم نہیں ہوا۔

حوالہ جات

1- Bazaz, Prem Nath, The History of struggle for Freedom in Kashmir, Kashmir Publishing company New Delhi, 1995 Page 49.

2- Ibid, page 97.

3- Sufi, G.M.D., Kasmir, Vol.II, The University of the Punjab, Lahore,1948,Page 348.

4 حاجنی، محی الدین، پروفیسر، کاشر نشرچ کتاب، سرینگر، صفحہ۔45

5 حاجنی، محی الدین، پروفیسر، وولر کی لر، شالیمار آرٹ پریس سرینگر، 1982، صفحہ۔128

6 مشعل سلطانپوری، کاشر نثر کی تامیر کار، کاشر ڈیپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر، 1982ء، صفحہ 37

7 بخاری، محمد یوسف، ڈاکٹر، کشمیری زبان وادب کی مختصر تاریخ، مقتدرہ قومی زبان اسلام آباد، 1989ء صفحہ 191۔

8 بخاری، محمد ضیاء الحق، سید، قرآن مجید، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، 1991، دیباچہ۔

9 حاجنی، محی الدین، پروفیسر، وولر کی لر، شالیمار آرٹ پریس سرینگر، 1982، صفحہ۔135

10- Raina, Trilokinath, A History of Kashmiri Literature, Sahitya Akademi, New Delhi, 2002,page 162.

11- Ihsanoglu, Ekmeleddin, world Bibliography of Tranaslations of The meannings of the Holy Quran, Research centre for Islamic History, Art and Culture, Istandbul, 1986,page 281

12 حاجنی، محی الدین، پروفیسر، وولر کی لر، شالیمار آرٹ پریس سرینگر، 1982، صفحہ۔130

13 خیال، غلام نبی، رہبر، اوتار کرشن، کاشر نثر، کاشر ڈیپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر، صفحہ 31۔

14 مشعل سلطانپوری، کاشر نثر کی تامیر کار، کاشر ڈیپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر، 1982ء، صفحہ 47

15 خیال، غلام نبی، رہبر، اوتار کرشن، کاشر نثر، کاشر ڈیپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر، صفحہ 31۔

16- Raina, Trilokinath, A History of Kashmiri Literature, Sahitya Akademi, NewDelhi, 2002,page 162.17

شاہ، یوسف، مولوی، بیان الفرقان المعروف تعلیم القرآن، جلد اول، علی محمد سنز سرینگر۔1973۔

18 مشعل سلطانپوری، کاشر نثر کی تامیر کار، کاشر ڈیپارٹمنٹ، کشمیر یونیورسٹی سرینگر، 1982ء، صفحہ 218

19- Raina, Trilokinath, A History of Kashmiri Literature, Sahitya Akademi, New Delhi, 2002,page 163.

20 حاجنی، محی الدین، پروفیسر، وولر کی طر، شالیمار آرٹ پریس سرینگر، 1982، صفحہ۔135

21 ایضاً

22 ایضاً، صفحہ 131

23 بخاری، محمد ضیاء الحق، سید، قرآن مجید، تاج کمپنی لمیٹڈ لاہور، 1991، دیباچہ۔